غیر مبایعین کی طرف سے شعائر اللہ کی ہتک

غیر مبایعین کے دل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت اور آپ کے ادب و احترام سے جس طرح خالی ہو چکے ہیں۔ اس کے متعلق ایک گزشتہ مضمون میں بتایا جا چکا ہے۔ کہ انہیں اتنا بھی گوارا نہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کے افراد اپنے پاس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تبرکات رکھیں۔ اور انہیں عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھیں۔ چنانچہ "پیغام صلح" نے غیر مبایعین کی اس ذہنیت کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ:-

"حضرت صاحب کا عصا۔ حضور کا کرتہ اور کوٹ۔ موئے مبارک۔ حضرت صاحب کا جوتا۔ میاں عبد اللہ سنوری کا کرتہ کونسی چیز ہے۔ جو زائرین کے لئے موجب خیر و برکت نہیں؟"

گویا جماعت احمدیہ کے افراد کا ایک بہت بڑا جرم یہ بھی ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عصا۔ حضور کے کرتہ کوٹ۔ اور موئے مبارک وغیرہ کو موجب خیر و برکت سمجھتے ہیں۔ اور یہ ایسا جرم ہے جو غیر مبایعین کی نگاہ میں خلافت احمدیہ کو پوپیت کے مشابہ ثابت کر رہا ہے حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی کے طریق عمل سے ثابت ہے کہ وہ بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے تبرکات اپنے پاس رکھتے تھے۔ بلکہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ جبکہ قصیدہ بانت سعاد آپ کے سامنے پڑھا گیا۔ تو آپ نے خوش ہو کر شاعر کو اپنی ردائے مبارک بطور انعام عطا کی جسے اس نے تبرک کا عرصۂ دراز تک اپنے پاس محفوظ رکھا۔ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد میں اس نے بہت بڑی قیمت پائی۔ پھر مولوی محمد علی صاحب نے ریویو آف ریلیجنز کی ایڈیٹری کے زمانہ میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جس تبلیغی مکتوب کا عکس شائع کیا۔ اور جو آپ نے بادشاہوں کو لکھوایا تھا۔ اور جس پر آپ کی اپنی مہر کا بھی نقش ہے۔ اگر تبرکات کو محفوظ رکھنا جرم ہے۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس مکتوب مبارک کو اسلامی حکومتوں نے تیرہ سو سال تک کیوں محفوظ رکھا۔ اور پھر مولوی محمد علی صاحب نے اس کا عکس ریویو آف ریلیجنز میں کیوں شائع کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اپنے روحانی پیشوا۔ اور خدا تعالےٰ کے مامور کے متعلق اس قسم کی عقیدت مندی بشرطیکہ شرک سے ہر رنگ میں مبرا ہو۔ کسی صورت میں بھی ناجائز نہیں ۔

پس جماعت کے دوستوں کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کوٹ۔ کرتہ یا عصا وغیرہ کو محبت اور پیار سے دیکھنا اور بطور تبرک محفوظ رکھنا نہ صرف کوئی ناروا فعل نہیں بلکہ موجب خیر و برکت ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود "حقیقۃ الوحی" میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے پاک بندوں کے جسم سے چھونے والی اشیاء بھی برکت کی حامل ہوتی ہیں۔ اور احمدیہ جماعت خواہش رکھتی ہے۔ کہ یہ برکت وہ جس قدر زیادہ سے زیادہ حاصل کر سکے۔ اسی قدر حاصل کرے۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ "پیغام صلح" نے اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جن آثار کو مورد اعتراض قرار دیا ہے۔ وہ شعائر اللہ میں داخل ہیں۔ اور ان کی تعریف و توصیف اللہ تعالےٰ کے الہامات میں آ چکی ہے۔ پس ان کے بارہ میں غیر مبایعین کا ہم پر کوئی اعتراض کرنا دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی اور الہامات پر اعتراض کرنا ہے۔ چنانچہ پہلی چیز بیت الدعا ہے جسے بیت الفکر بھی کہا جاتا ہے۔ یہ وہ مقام ہے۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سلسلہ اور اسلام کے لئے لاکھوں مرتبہ پُر درد دُعائیں کیں۔ اور یہی وہ مقام ہے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے براہین احمدیہ کی تالیف فرمائی۔ اسی بیت الفکر کے متعلق اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا۔ کہ

الم نجعل لك سهولة في كل امر بيت الفكر وبيت الذكر ومن دخله كان آمنا۔ کہ

کیا ہم نے ہر ایک بات میں تیرے لئے آسانی نہیں کی۔ کہ تجھ کو بیت الفکر اور بیت الذکر عطا کیا۔ اور جو شخص اس میں داخل ہو گیا۔ وہ سوء خاتمہ سے امن میں آ گیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ بیت الدعا شعائر اللہ میں سے ہے ۔

پس جماعت احمدیہ کے ہر فرد کے لئے اس کا احترام کرنا نہایت ضروری ہے۔ یہی بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مسجد مبارک کے متعلق ہے جسے بیت الذکر بھی کہا جاتا ہے۔ اس مسجد کے بابرکت ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پانچ دفعہ الہام ہوا۔ اور ایک دفعہ یہ الہام بھی ہوا۔ کہ فيه بركات للناس۔ یعنی اس میں لوگوں کے لئے بہت بڑی برکات ہیں۔ اسی طرح مبارك ومبارك وكل امر مبارك يجعل فيه بھی اسی مسجد کے متعلق الہام ہے یعنی یہ مسجد برکت دہندہ اور برکت یافتہ ہے۔ اور جو کام بھی اس میں کیا جائے گا۔ وہ مبارک ہو گا۔ اور گو یہ تمام مسجد اپنے نام کے مطابق مبارک ہے لیکن اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ جس مقام پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیٹھا کرتے تھے وہ اپنے اندر بہت زیادہ برکات و انوار رکھتا ہے۔ مگر اس کے لئے ایمان کی آنکھ چاہیئے ۔

مقبرہ بہشتی بھی شعائر اللہ میں داخل ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ بشارت دی گئی۔ کہ انزل فیھا کل رحمۃ۔ یعنی ہر قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے۔ اور کوئی ایسی رحمت نہیں جس سے اس قبرستان میں مدفون لوگوں کو حصہ نہیں ملے گا۔ پھر اللہ تعالےٰ نے بطور بشارت آپ کو خبر دی۔ کہ اس قبرستان میں جنتی ہی دفن ہوں گے۔ اور خدا تعالےٰ کا منشاء ہے کہ کامل الایمان لوگ ایک ہی جگہ مدفون ہوں۔ تا آئندہ آنے والی نسلیں انہیں دیکھ کر اپنے اندر جوش ایمان پیدا کریں۔ ایسے مبارک مقام کو اگر جماعت احمدیہ کے افراد عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھتے۔ اور دُعا کے لئے اس مقام پر آتے ہیں۔ تو اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالےٰ کے منشاء کے ماتحت اس مقبرہ کو قائم فرمایا۔ اور اس کے ساتھ اس کی برکات کو مختص بتایا۔ پھر لنگر خانہ بھی انہی شاخوں میں سے ہے۔ جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود جاری فرمایا۔ اور "فتح اسلام" میں اس کا ان الفاظ میں ذکر فرمایا۔ کہ تیسری شاخ اس کارخانہ کے واردین اور صادرین اور حق کی تلاش کے لئے سفر کرنے والے اور دیگر اغراض متفرقہ سے آنے والے ہیں۔ جو اس آسمانی کارخانہ کی خبر پا کر اپنی اپنی نیتوں کی تحریک سے ملاقات کے لئے آتے رہتے ہیں۔ یہ شاخ بھی برابر نشو ونما میں ہے" (فتح اسلام صفحہ ۲۲) اسی لنگر کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس شعر میں بھی فرمایا ہے۔ ؎

لفاظات الموائد کان اکلی
وصرت الیوم مطعام الاھالی

یعنی ایک تو وُہ زمانہ تھا۔ کہ دسترخوان کے ریزے میری خوراک ہوا کرتے تھے مگر آج یہ حالت ہے۔ کہ کئی خاندان میرے ذریعہ پرورش پا رہے ہیں۔ پس لنگر بھی شعائر اللہ میں شامل ہے۔ اور جماعت احمدیہ اسے اسی عزت کی نگاہ سے دیکھتی ہے جس سے وُہ مومنوں کے نزدیک دیکھے جانے کا مستحق ہے۔ مگر افسوس کہ غیر مبایعین حق وصداقت سے دُور ہوتے ہوئے یہاں تک پہونچ گئے ہیں۔ کہ اب وُہ خدا تعالےٰ کے ان شعائر کی کھلی ہتک کرتے ہوئے بھی نہیں شرماتے۔ اور دعوےٰ یہ کرتے ہیں۔ کہ وُہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحیح تعلیم کے حامل ہیں ؛

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ ماہ شہادت ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت آج صبح کے وقت حرارت کی وجہ سے ناساز رہی۔ لیکن اس وقت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کو خدا کے فضل سے اب صحت ہے۔

مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل مدرس نصرت گرلز ہائی سکول کے ہاں لڑکا تولد ہوا اللہ تعالےٰ مبارک کرے ؛

قابلِ توجہ احباب جماعت احمدیہ

۲۲ ماہ امان ۱۳۱۹ ہش کے الفضل میں نظارت تعلیم وتربیت کی طرف سے زیر عنوان "احباب جماعت خدمت دین کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں" ایک نوٹ شائع ہوا تھا جس میں موجودہ زمانہ کی لامذہبیت کے پیش نظر احباب کو تحریک کی گئی تھی۔ کہ وُہ اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے پیش فرمائیں۔ اور جماعتوں میں قیام کر کے آنریری طور پر خدمت بجالائیں احباب اسطرف جلد توجہ فرمائیں۔ اور خدمت دین مادحت کر ثواب حاصل کریں۔ ناظر تعلیم وتربیت

علماء جماعت احمدیہ اور تبلیغی دَورے

جیسا کہ سابقہ اعلان سے احباب کو علم ہو گیا ہو گا۔ مبلغین دعوۃ وتبلیغ وفود کی صورت میں دورہ پر بھیجے جانے والے ہیں۔ مختلف مقامات کے علماء جماعت احمدیہ سے استدعا ہے۔ کہ چونکہ مبلغین کی تعداد بہت کم ہے۔ اس لئے مقامی حالات سے واقف حضرات ان وفود میں حصہ لے کر اپنے قُرب وجوار میں تبلیغ کا ثواب حاصل کریں۔ پس اس اعلان کے ذریعہ ایسے اصحاب سے درخواست ہے۔ کہ اگر وُہ تبلیغی وفود میں حصہ لے سکتے ہیں۔ تو نام اور پتوں سے فوراً اطلاع دیں۔ تا وفود کی روانگی کی تاریخوں سے اُن کو اطلاع دی جائے۔ اوران کو بھی ان وفود کا آنریری ممبر مقرر کیا جائے ؛

ناظر دعوۃ وتبلیغ

فوت ہونیوالے احمدیوں کے پسماندگان کی کفالت کیلئے تجاویز

اس سال کی مجلس مشاورت میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فیصلہ فرمایا ہے۔ کہ ایک سب کمیٹی اس بات کے متعلق رپورٹ کرے کہ فوت ہونے والے احمدیوں کے پسماندگان کی کفالت کے لئے کونسی صورت ہو سکتی ہے۔ موجودہ بیمہ کمپنیاں جس طریق پر کام کر رہی ہیں۔ اس کی اجازت شریعت کے ماتحت ہمیں نہیں۔ اس لئے ہمیں اپنے لئے اس مفاد کو حاصل کرنے کے لئے کوئی ایسا طریق اختیار کرنا ہو گا۔ جو اس غرض کو بھی پورا کرتا ہو۔ اور شریعت کے مطابق بھی ہو۔

ہو سکتا ہے کہ موجودہ بیمہ کمپنیوں کے طریق کار میں کوئی مناسب ترمیم کر کے اس کو اپنے لئے قابلِ عمل بنا لیا جائے۔ یا کوئی نئی سکیم چلائی جائے۔ اس امر کے لئے دوستوں کے تعاون کی ضرورت ہے۔ وُہ اپنی آراء اور مشوروں سے مجھے مطلع فرمائیں۔ اس وقت تک صرف ایک تجویز میرے سامنے آئی ہے۔ اور وُہ اخویم مرزا عبدالغنی صاحب نے دی ہے۔ دوسرے دوست بھی اگر اس کی طرف توجہ فرمائیں۔ تو انشاء اللہ بہت جلد ہم کوئی سکیم چلانے کے قابل ہو سکیں گے۔ ممبران کمیٹی کو خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے۔

خاکسار مرزا شریف احمد قادیان

بوٹ سازی سیکھنے والوں کی فوری ضرورت

ایک بوٹ فیکٹری میں جو کلکتہ کے قریب ہے کام سکھلانے کے لئے امیدوار بھرتی کئے جا رہے ہیں۔ جن کو دورانِ تعلیم میں گزارہ دیا جائے گا۔ اور تعلیم ختم کرنے کے بعد پنجاب کے امیدواروں کو جو اچھا کام سیکھ جائیں غالباً پنجاب میں ہی لگایا جا سکے گا۔ اوسط درجہ کا لڑکا ۳۰، ۴۰ روپے ماہوار کما سکے گا۔ زیادہ ہوشیار زیادہ بھی کما سکے گا۔ امیدواروں کی تعلیم انٹرنس کے قریب ہونی چاہیئے۔ اور عمر ۱۷ اور ۲۱ سال کے درمیان خواہشمند نوجوان دفتر بیت المال سے ضروری معلومات حاصل کر لیں۔ نیز دفتر میں آکر درخواست کا فارم پُر کر دیں۔ درخواستیں جلد مانگی گئی ہیں۔

ناظر بیت المال

درخواست ہائے دعا

(۱) مرزا محمد اشرف صاحب پنشنر سابق محاسب صدر انجمن احمدیہ اور ان کی اہلیہ صاحبہ نے موتیا بند کا اپریشن کرایا ہے۔ ان کی صحت کے لئے (۲) ابو نذر بہاء الحق صاحب اسسٹنٹ انکم ٹیکس آفیسر کلکتہ کا ڈیپارٹمنٹل امتحان ۲۲ اپریل سے شروع ہونے والا ہے۔ ان کی کامیابی کے لئے دعا کی جائے

مولوی محمد علی صاحب کی گزارش پر ایک نگارش

(از جناب خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب رئیس پشاور)

نمبر ۲

مکرم مولوی صاحب ہداک اللہ الی طریق الرشد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں اپنے سابقہ مضمون میں آپ کے اکثر اعتراضات کا جواب عرض کر چکا ہوں اب بعض شبہات کے ازالہ کے لئے کچھ مزید عرض کرتا ہوں خدا کرے۔ کہ آپ میری معروضات پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں۔ اور ضد سے کام نہ لیں۔ بلکہ صداقت کو قبول کرنے کے لئے اپنے دل و دماغ کی کھڑکیوں کو کھلا رکھیں۔ آمین۔

تبدیلی کے متعلق بے جا اعتراض

تبدیلی والے اعتراض پر آپ نے بہت زور دیا ہے۔ میں اس کے متعلق اپنے ہر مضمون میں تکرار کے ساتھ واضح کر چکا ہوں کہ اوّل تو کوئی تبدیلی محض تبدیلی ہونے کی وجہ سے قابل اعتراض نہیں ہوتی۔ دوسرے میں نے کوئی مذہب کی تبدیلی نہیں کی میں خدا کے فضل سے مسلمان تھا۔ اور اب بھی مسلمان ہوں۔ احمدی تھا۔ اور اب بھی احمدی ہوں۔ البتہ اس سے پہلے میں بیعتِ خلافت میں شامل نہیں تھا۔ اور اب شامل ہو گیا ہوں۔ اور میں اس تبدیلی کی کافی وشافی وجوہ بیان کر چکا ہوں۔ مگر ہم ایسے بندگانِ خدا کو کہاں سے تلاش کریں جن کی صفت میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ۔

تلبیس سے کام نہ لیں

آپ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے بیعت خلافت کو کبیرہ گناہ قرار دیا تھا۔ اور اب خود اس گناہ کا مرتکب ہو گیا ہوں۔ مکرم مولوی صاحب! آپ خدارا تلبیس سے کام نہ لیں۔ میں نے بیعت خلافت کو مطلقاً گناہ کہاں قرار دیا ہے؟ میں نے تو اُس بیعت کو گناہ قرار دیا تھا۔ جو آپ نے اور آپ کے لاہوری ساتھیوں نے انجمن کی جانشینی پر ایمان لاتے ہوئے اور خلافت کو ناجائز سمجھتے ہوئے اپنے عقیدہ اور ضمیر کے خلاف حضرت مولوی نور الدین صاحب کے ہاتھ پر کی تھی۔ اور میں اب بھی اس قسم کی بیعت کو گناہ قرار دیتا ہوں۔ مگر میں حیران ہوں۔ کہ میں نے اس قسم کی بیعت کب اور کہاں کی ہے۔ کہ آپ مجھے بھی اپنے گناہ کی ناپاکی میں ملوث کرنے کی کوشش فرما رہے ہیں۔

چودہ دواب والا الہام

چودہ دواب والے الہام کے متعلق آپ نے یہ جرح کی ہے۔ کہ یہ الہام مخالفین سلسلہ کے متعلق ہے۔ اور اسی تعلق میں آپ لوگوں کی طرف سے یہ بات بھی پیش کی گئی ہے۔ کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس الہام کو تتمہ حقیقۃ الوحی میں اپنے مخالفین پر چسپاں کیا ہے۔ سو یہ درست ہے۔ اور مجھ سے یہ حوالہ مخفی نہیں۔ مگر میں اس کے متعلق اپنے سابقہ مضمون میں اصولاً عرض کر چکا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ تشریح اجتہادی تھی اور میں ثابت کر چکا ہوں۔ کہ پیشگوئیوں کے متعلق خدائی سنت یہ ہے۔ کہ بسا اوقات ان کی اصل حقیقت ان کے ظہور سے پہلے مستور رہتی ہے بلکہ اکثر اوقات خود ملہم بھی ان کے متعلق تاریکی میں رہتا ہے۔ حتیٰ کہ بعض اوقات ملہم اپنی کسی پیشگوئی کو حالات کی مشابہت دیکھ کر اپنے اجتہاد سے کسی واقعہ پر چسپاں کر دیتا ہے مگر بعد میں اصل واقعہ کے رونما ہونے پر پتہ لگتا ہے۔ کہ پیشگوئی کا مفہوم کچھ اور تھا۔ یہ ایک ایسا تسلیم شدہ اصل ہے۔ کہ جس کے لئے مجھے نظائر پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور عقلاً بھی اس اصل کی صداقت ظاہر وعیاں ہے۔ کیونکہ پیشگوئیوں کی غرض وغایت ایمان پیدا کرنا یا ایمان کو مضبوط کرنا ہوتی ہے۔ اور ایمان میں ایک حد تک اخفا اور ابتلاء کا پہلو ضروری ہے پس اس بات کو تسلیم کرنے میں کونسی قباحت ہے کہ خدا نے اپنی قدیم سنت کے مطابق اس پیشگوئی میں اس کے ظہور سے پہلے ایک پردہ رکھا۔ مگر جب بات کھل گئی۔ اور خدا کی زبردست قدرت نے حقیقت کو بے نقاب کر دیا۔ تو پھر اس کے بعد بھی اس کے متعلق شبہ کرنا یقیناً سلامت روی کا طریق نہیں ہے۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کے مطابق کہ میرے بعد سب سے پہلے میری وُہ بیوی فوت ہو گی۔ جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہیں۔ آپ کے روبرو آپ کی ازواج نے اپنے ہاتھ ناپے تا یہ معلوم ہو کہ کس کے ہاتھ لمبے ہیں۔ اور آپ نے انہیں روکا نہیں۔ بلکہ ان کی تشریح کو عملاً قبول فرمایا تو کیا اس وقت خدا تعالےٰ یہ سب نظارہ دیکھ نہیں رہا تھا۔ پھر خدا نے یہ پردہ کیوں رکھا۔ اور کیا اس پردے کی وجہ سے بعد کے واقعات کو جو دوسرے رنگ میں ظاہر ہُوئے غلط قرار دیا جائیگا؟ اسی طرح جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اہل بنگالہ کی دلجوئی کی پیشگوئی کو ایک ضمنی واقعہ پر چسپاں فرمایا۔ اور آپ کی وفات کے بعد حالات نے دوسرے رنگ میں ظاہر ہو کر پیشگوئی کی اصل حقیقت کو بے نقاب کر دیا۔ تو کیا پھر بھی یہ کہا جائے گا کہ پیشگوئی کا اصل ظہور وہی تھا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہوا؟ مکرم مولوی صاحب! یہ حقائق آپ کی نظروں سے اوجھل نہیں ہو سکتے۔ لیکن پھر بھی آپ ضد سے کام لے رہے ہیں۔ جو یقیناً تقوےٰ کا طریق نہیں ہے۔

مخالفین پر چودہ کا عدد کس طرح منطبق ہو سکتا ہے؟

علاوہ ازیں حقیقۃ الوحی میں جن مخالفین کی ہلاکت کا ذکر ہے۔ وُہ آپ کے سامنے ہیں۔ آپ انہیں گن کر دیکھ لیں۔ کہ وُہ تئیس ۲۳ ہیں۔ چودہ نہیں ہیں پھر ان پر چودہ کا عدد کس طرح منطبق ہو سکتا ہے؟ اسی طرح الہام کے الفاظ اس بات کو بھی ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ جن چودہ اشخاص کے مجموعہ کا الہام میں ذکر ہے۔ ان پر ایک ہی قسم کی کیفیت وارد ہونے والی تھی۔ اب اگر ایک آدمی آج مرے اور دوسرا ایک سال بعد ہلاک ہو۔ اور تیسرا اس کے کچھ عرصہ بعد وفات پائے۔ اور اسی طرح وقفہ وقفہ کے بعد یہ لوگ مرتے جائیں اور وُہ مریں بھی مختلف حالات میں اور مختلف بیماریوں کے ساتھ۔ اور ان میں کوئی رنگ یک جہتی کا نہ پایا جائے۔ تو الہام کا یہ پہلو باطل چلا جاتا ہے۔ اور چودہ اشخاص کو یکجا بیان کرنے میں کوئی خاص حکمت باقی نہیں رہتی۔ اور چودہ کے عدد کا شمار اور حصر بھی مشکوک ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس صورت میں اس بات کی تعیین ناممکن ہے۔ کہ کون سے مخالف اس الہام کے ماتحت قرار دیئے جائیں۔ اور کون سے باہر رکھے جائیں۔

پھر ایک اور جہت سے بھی اس الہام کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفوں پر چسپاں کرنا درست نہیں۔ وُہ یہ کہ اگر اس الہام میں چودہ مخالفین کی ہلاکت کا ذکر ہے۔ تو جس صُورت میں کہ یہ مسلّم ہے۔ کہ اس الہام کے وقت یعنی اس کے نزول سے پہلے ہی ان مخالفوں میں سے اکثر ہلاک ہو چکے تھے۔ اور صرف چند باقی تھے۔ تو اوّل تو اس صورت میں اس الہام کا بیشتر حصہ پیشگوئی کے دائرہ سے خارج ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس کا تعلق گزرے ہُوئے زمانہ سے ہے۔ جس میں پیشگوئی کا کوئی سوال نہیں۔ دوسرے ایسے لوگوں کی ہلاکت کی خبر دینے سے کیا فائدہ تھا جن میں سے اکثر کا علم ملہم کو پہلے سے حاصل تھا۔ اور وُہ خود نام لے لے کر ان کا ذکر کر چکا تھا۔ غرض جس جہت سے بھی دیکھا جائے۔ یہ الہام مخالفین سلسلہ پر چسپاں نہیں ہوتا۔ ۱؎ الہام میں چودہ کا عدد اور ۲؎ الہام کا زمانہ اور ۳؎ الہام میں چودہ کو اکٹھا رکھ کر ان کے متعلق ایک ہی موت کا ذکر کرنا اور ۴؎ پھر الہام کا ایک آئندہ پوری ہونے والی پیشگوئی کا حامل ہونا وغیرہ وغیرہ اس بات کو یقینی طور پر ثابت کرتے ہیں۔ کہ یہ الہام چودہ ارکان والی انجمن کے متعلق تھا۔ جس پر خدائی تصرف کے ماتحت الہام کے جلد بعد ایک ہی نوع کی موت یک وقت عائد ہو گئی۔ اندریں حالات اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اجتہاد سے اسی الہام کو اپنے بیرونی دُشمنوں پر چسپاں کیا تو یہ بھی ایک تصرف الٰہی تھا۔ تا کہ سنت اللہ کے مطابق اس پیشگوئی پر اس کے اصلی ظہور سے پہلے پہلے ایک پردہ پڑا رہے۔ لیکن جب خدائی تقدیر نے اس پردہ کو اُٹھا دیا۔ اور انجمن پر ناکامی کی موت وارد کر کے خلافت کو قائم کر دیا۔ تو اب ہر مومن کا فرض ہے۔ کہ اس حقیقت کو قبول کرے۔ میں جانتا ہوں کہ یہ ایک بہت تلخ گولی ہے۔ جو آپ کے گلے میں رُکتی ہے مگر اب تو یہ آپ کو نگلنی ہی پڑے گی۔

دابہ کے معنی سمجھنے میں غلطی

اب رہا دواب کا لفظ۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض صحابہ کے متعلق یہ سخت لفظ کیوں استعمال کیا گیا۔ سو اس کے متعلق میں عرض کر چکا ہوں۔ کہ اگر یہ لفظ سخت ہے۔ تو اس اعتراض کا جواب خدا سے پوچھنا چاہیئے۔ نہ کہ مجھ سے۔ مگر حق یہ ہے۔ کہ دابہ کے معنی سمجھنے میں غلطی کی گئی ہے۔ دابہ کے اصل معنی چوپائے کے نہیں بلکہ زمین پر چلنے والے کے ہیں خواہ وہ جانور ہو یا انسان ہو بلکہ بسا اوقات اس لفظ کا استعمال زمینی آدمیوں پر بھی ہوتا ہے۔ اور اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ انجمن کے بعض ارکان نے جو قضائے آسمانی کے راستہ میں روک بنے اپنا زمینی ہونا ثابت کر دیا ہے۔ اور ضمناً اس سے اُس اعتراض کا بھی جواب ہو گیا جس میں آپ لوگ ضد کے طریق پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک کشف کو اپنے اوپر لگاتے ہیں۔ اور حضرت خلیفہ ثانی کو زمینی اور اپنے آپ کو آسمانی ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے پہلے سے اشارہ کر رکھا ہے۔ کہ زمین پر رینگنے والے کون ہیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ آپ لوگ حقائق سے آنکھیں بند کر کے صداقت کو شناخت کرنے کے لئے تیار نہیں۔

خدا تعالےٰ نے وضاحت کیوں نہ کی

آپ کا یہ اعتراض کہ خدا تعالےٰ نے کیوں نہ واضح طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرما دیا کہ ہمیں خلافت کا نظام پسند ہے۔ اور کیوں نہ خود صریح الہام کے ذریعہ انجمن کے توڑنے کا حکم دے دیا۔ ایک محض بے علمی کا اعتراض ہے۔ جو سنت اللہ سے ناواقفیت پر مبنی ہے۔ بات یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے مصالح بہت وسیع ہوتے ہیں۔ اور وہ جس طرح پسند کرتا ہے کارروائی فرماتا ہے۔ اور وہ عموماً اپنے کاموں میں اسباب کی رعایت کو ملحوظ رکھتا ہے۔ سو اس نے اسباب کی رعایت کے ساتھ خود آپ لوگوں کے ہاتھ سے ہی اپنی مشیت کو پورا کرا دیا پس اس کا کام تو بہرحال سنت اللہ کے مطابق ہوا۔ مگر آپ لوگوں پر افسوس ہے کہ آپ نے خدا کی مشیت کو رد کرتے ہوئے سرکشی سے کام لیا۔ یعنی خود انجمن کو توڑا۔ خود خلافت کو قائم کیا۔ خود جماعت میں بیعت خلافت کی تحریک کی۔ اور چھ برس تک اپنی گردنوں پر خلافت کا جوا رکھا۔ مگر اس کے بعد خلافت کے منکر ہو کر انجمن کا راگ گانے لگ گئے۔

غیر احمدیوں کو کافر کہنے کا مسئلہ

یہ عذر کہ حضرت خلیفہ ثانی غیر احمدیوں کو جب کافر سمجھتے ہیں۔ اور اس طرح نعوذ باللہ خود کافر بن جاتے ہیں۔ تو اس صورت میں ہم ان کی بیعت کس طرح کر سکتے ہیں۔ ایک بالکل بے ہودہ عذر ہے جس میں آپ اگر دھوکا خوردہ نہیں۔ تو یقیناً دوسروں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ بہرحال میں اس اعتراض کا مختصر جواب خود آپ کی اپنی مثال سے پیش کرتا ہوں۔ یہ ظاہر ہے کہ حضرت خلیفہ ثانی کی طرح آپ بھی لوگوں سے بیعت لیتے ہیں۔ اور یہ بھی مسلّم ہے کہ آپ شیعوں کو مسلمان کہتے ہیں۔ حالانکہ شیعہ لوگ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو جو یقیناً مومن ہیں کافر سمجھتے ہیں۔ اب اگر ایک مومن کو کافر کہنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ تو شیعہ کافر ہوئے۔ اور جب آپ نے انہیں مسلمان قرار دیا۔ تو چونکہ کافر کو مسلمان کہنے والا بھی کافر ہو جاتا ہے۔ اس لئے آپ بھی کافر بن گئے۔ اس صورت میں کسی مسلمان کے لئے آپ کی بیعت کس طرح جائز ہو سکتی ہے؟ سو مکرم مولوی صاحب یہ گورکھ دھندا تو خود آپ ہی پر الٹ جاتا ہے۔ اور اگر آپ یہ فرمائیں۔ کہ کفر اس طرح لوٹتا نہیں۔ اور اس مسئلہ کو یہ وسعت حاصل نہیں۔ جو سمجھی گئی ہے تو پھر آپ کو بھی کیا ڈر ہے۔ آپ انشراح صدر کے ساتھ بیعت کی طرف قدم اٹھا سکتے ہیں۔ مگر مشکل یہ ہے۔ کہ آپ دوسروں پر تو گدی کا اعتراض کرتے ہیں۔ لیکن آپ نے خود اپنے لئے ایک گدی بنا رکھی ہے۔ جسے چھوڑنے کے لئے آپ کسی صورت میں تیار نہیں

سوادِ اعظم کے متعلق غلط نظریہ

ایک اعتراض آپ کا یہ ہے۔ کہ ایمان کی حالت پر قائم رہنے والے دنیا میں تھوڑے لوگ ہی ہوا کرتے ہیں اس لئے آپ کی پارٹی تھوڑی ہونے کی وجہ سے حق پر سمجھی جائے گی۔ اور قادیانی جماعت اپنی کثرت کی وجہ سے باطل پر قرار دی جائے گی۔ اور اس صورت میں سوادِ اعظم کا ساتھ دینا گویا گمراہی کو مول لینا ہے۔ اور دوسرے یہ کہ اگر سوادِ اعظم کا ہی ساتھ دینا ہے تو کیوں نہ غیر احمدیوں کا ساتھ دیا جائے۔ جو قادیانی جماعت سے تعداد میں بہت زیادہ ہیں مجھے افسوس ہے کہ آپ کا یہ اعتراض بھی ایک بالکل سطحی اعتراض ہے۔ جس میں قطعاً تدبر سے کام نہیں لیا گیا۔ اور ایک عالم کہلانے والے شخص کی طرف سے ایسا اعتراض از حد قابل افسوس ہے۔

بات یہ ہے کہ جہاں ایک طرف اسلام نے یہ بتایا ہے۔ کہ بعض حالات میں کثرت گمراہی کا طریق اختیار کر لیتی ہے اور قلت حق پر رہتی ہے۔ وہاں دوسری طرف اسلام ہی نے یہ تعلیم بھی دی ہے: کہ تم جماعت اور سوادِ اعظم کا ساتھ دو۔ اور غور کرنے سے پتہ لگتا ہے۔ کہ یہ دو صداقتیں متضاد نہیں ہیں۔ بلکہ نہایت گہری صداقت پر مبنی ہیں۔ دراصل یہ اصول کہ بعض اوقات کثرت گمراہی کے طریق کو اختیار کر لیتی ہے۔ اور قلت حق پر ہوتی ہے۔ ایسے زمانہ سے تعلق رکھتا ہے۔ کہ جب دنیا میں اندھیرا چھا جاتا ہے اور لوگ ضلالت کا رستہ اختیار کر لیتے ہیں۔ اور دنیا ظھر الفساد فی البر والبحر کا نقشہ پیش کرتی ہے۔ اور پھر جب یہ فساد انتہا کو پہونچ جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اپنی قدیم سنت کے مطابق کسی مصلح کو مبعوث فرما کر اصلاح کا کام شروع کرتا ہے۔ اور لوگ آہستہ آہستہ حق کو قبول کرنا شروع کرتے ہیں۔ پس اس قسم کے حالات میں یقیناً کثرت گمراہ ہوتی ہے اور قلت حق پر ہوتی ہے۔ اور قرآن شریف کا یہ فرمان کہ قلیل من عبادی الشکور۔ اور یہ کہ کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ اسی قسم کے حالات کے متعلق ہے جب کہ ایک روحانی مصلح کی بعثت کے وقت منکروں کی کثرت ہوتی ہے۔ اور ماننے والے تعداد اور طاقت ہر دو کے لحاظ سے کمزور ہوتے ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ ایسا تصرف فرماتا ہے۔ کہ ان تھوڑے سے شکور بندوں کی قلت آہستہ آہستہ گمراہ شدہ کثرت پر غالب آ جاتی ہے۔ اور اس طرح یہ اصول ماننے والوں اور انکار کرنے والوں کے درمیان ایک فیصلہ کن معیار بن جاتا ہے۔ مگر اس کے مقابل پر دوسرا اصل کہ جماعت اور سوادِ اعظم کا ساتھ دو۔ یہ ماننے والے گروہ کے لئے مخصوص ہے۔ کیونکہ ان میں کثرت حق پر ہوتی ہے۔ اور خدا کی نصرت کا ہاتھ جماعت کے سوادِ اعظم کے سر پر سایہ افگن رہتا ہے۔ گویا جہاں اول الذکر اصل ایک مامور کے ماننے والوں اور اس کے منکروں کے باہمی اختلاف کے لئے معیار کا رنگ رکھتا ہے۔ وہاں موخر الذکر اصل ایک مامور کی پیدا کردہ جماعت کے اندرونی معاملات سے متعلق ہے۔ مگر مجھے افسوس ہے۔ کہ آپ نے سوادِ اعظم والی ہدایت سے کنارہ کشی کرنے اور اپنی ناکامی پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ من گھڑت اصل بنا رکھا ہے۔ کہ نعوذ باللہ ایک مامور کی اصلاح یافتہ جماعت میں بھی کثرت گمراہی پر ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ اصل اسلام کی واضح تعلیم اور عقل خداداد کے صریح فتوے کے خلاف ہے۔ اے مولوی صاحب خدا آپ کی آنکھیں کھولے اول تو غیر احمدی جو اسلام کی کج اعوج کا بقیہ ہیں خود ٹکڑے ٹکڑے ہیں پھر وہ سوادِ اعظم کس طرح قرار دیئے جا سکتے ہیں۔ دوسرے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ خدا نے ایک نئی جماعت کی بنیاد قائم کر دی۔ اور اسی جماعت کے ہاتھ پر اسلام کی آئندہ ترقی مقدر کی گئی۔ تو اب کثرت اور قلت احمدیت کے دائرہ میں ملحوظ رکھی جائے گی۔ نہ کہ غیر احمدیوں میں جن سے خدا نے اپنی جماعت کو جدا کر لیا۔

بعض مسائل کے اختلاف کے باوجود بیعت ہو سکتی ہے

باقی رہا یہ سوال کہ مسائل کے اختلاف کے ہوتے ہوئے بیعت کس طرح کی جائے سو یہ بھی ایک فضول اور لغو اعتراض ہے مسائل کا اختلاف بیعت میں ہرگز روک نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جیسا کہ ہر شخص جانتا ہے۔ مسائل کا اختلاف صحابہؓ میں بھی تھا۔ بلکہ بعض اوقات بعض صحابہؓ کا خلفاء سے بھی اختلاف ہو جاتا تھا۔ مگر وہ پاک لوگ اس اختلاف کو جماعت سے علیحدگی کا بہانہ نہیں بناتے تھے۔ اور نہ اس پر کسی قسم کے فتنہ کی بنیاد کھڑی کرتے تھے۔

انگریزی ترجمہ کا بے جا فخر

بالآخر میں آپ کے انگریزی ترجمہ قرآن کریم کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ جس کا آپ اس قدر فخر کے رنگ میں بار بار ذکر فرماتے ہیں۔ جیسا کہ میں اپنے گذشتہ مضمون میں اصولاً بیان کر چکا ہوں محض ایک تفسیر کا شائع کر دینا جبکہ قوم کی اخلاقی اور روحانی اصلاح کا کام مفقود ہو۔ اور خدائی نصرت کی بھی کوئی عملی شہادت نظر نہ آتی ہو چنداں حیثیت نہیں رکھتا۔ مگر افسوس ہے۔ کہ آپ آنکھیں بند کر کے اپنی بات کو دہراتے چلے جاتے ہیں۔ اگر آپ غور کرتے اور امر واقعہ کا کچھ احساس ہوتا۔ تو ایک دفعہ جواب سن لینے کے بعد آپ اس فخر و استکبار کے طریق سے باز آ جاتے مکرم مولوی صاحب! کیا یہ حقیقت نہیں کہ قرآن شریف کا انگریزی ترجمہ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے سالہا سال تنخواہ دے کر۔ اور دیگر ہر قسم کے اخراجات برداشت کر کے اپنے انتظام میں کرایا؟ ان حالات میں اگر یہ ایک خدمت ہے۔ تو اصل خدمت انجمن قادیان کی ہے۔ نہ کہ آپ کی۔ ہاں۔ بے شک آپ کی کارگذاری ضرور ہے۔ کہ آپ نے اس خدمت کو اسکے اصل حقدار سے چھین کر اپنے نام پر لگا رکھا ہے۔ اور آپ کی یہ کارگذاری بھی ظاہر ہے۔ کہ آپ نے اس ترجمہ کو قادیان سے ناجائز طور پر لا کر پبلک کے روپے سے طبع کرایا۔ اور پھر طباعت کے خرچ سے سہ چند قیمت پر فروخت کیا۔ اور حق تصنیف کے طور پر جو انجمن کو حاصل تھا۔ اس ترجمہ کی بکری میں سے آج تک کبھی ½ اور کبھی ⅓ وصول فرما رہے ہیں۔ یہ وہ جہاد اکبر ہے۔ جو آپ کر رہے ہیں۔ اور اس کے علاوہ بھی جو کچھ ہو رہا ہے وہ عیاں ہے۔ جس کے اظہار کی ضرورت نہیں۔ اگر در خانہ کس است حرفے بس است۔

جزاؤا سیئۃ سیئۃ مثلھا

مجھے افسوس ہے۔ کہ آپ کی ناواجب تعلّیوں نے مجھے ان "تلخ حقائق" کے اظہار پر مجبور کیا۔ ورنہ میں ذاتیات میں الجھنے کا عادی نہیں۔ اور نہ اس طریق کو پسند کرتا ہوں۔ مگر چونکہ آپ نے اپنے مضامین اور خطبات میں مجھے ہر طرح بدنام کرنے اور بے اعتماد ثابت کرنے کا طریق اختیار کر رکھا ہے اس لئے جزاؤا سیئۃ سیئۃ مثلھا کے اصول کے ماتحت مجھے بھی کسی قدر جواب دینے کا حق ہے۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے۔ کہ آپ حق پر پردہ ڈال کر لوگوں کو ہدایت سے محروم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ پبلک کے سامنے حقیقت کو بے نقاب کیا جائے

لیھلک من ھلک عن بینۃ و یحیی من حی عن بینۃ ۔ $\frac{۳}{۳}$ ۱۶

موصی صاحبان توجہ فرمائیں

انجمن کا مالی سال اب ختم ہو رہا ہے اگلے ماہ میں سالانہ حساب موصیوں کو انشاء اللہ بھیجا جائے گا۔ اس لئے جس جس موصی نے اپنا بجٹ دفتر ہذا کو نہ بھیجا ہو۔ وہ اپنا بجٹ ۳۰ ماہ شہادت تک ارسال فرمائیں۔ تاکہ ان کو صحیح حساب پہنچ سکے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

ہندوؤں کے فرقہ ست سنگ کے مرکز کے حالات

مجھے چند ضروری کاموں کے لئے پچھلے دنوں میں پٹنہ (بنگال) جانیکا اتفاق ہوا۔ سفر کے دوران میں خدا کے فضل سے تبلیغ کے نہایت نادر مواقع ملے اشتہار "وصیت" اردو و بنگلہ تقریباً ایک سو تقسیم کیا۔ موٹر بس سے گذرتے ہوئے چند غیر مسلم و غیر احمدی دوستوں کو تبلیغ کی۔ ان غیر مسلموں میں سے ایک صاحب ہندوؤں کے مشہور فرقہ "ست سنگ" سے تعلق رکھنے والے بھی تھے۔ چونکہ یہ فرقہ مامورین کی ہر زمانہ میں آمد کا قائل ہے۔ اور فرقہ مذکور کے بانی کو موجودہ زمانہ کا اوتار خیال کیا جاتا ہے۔ گو بانی کا یہ دعوےٰ نہیں ہے۔ خاکسار کی تبلیغ سے نہایت متاثر ہوئے۔ اور اپنا تعارف کراتے ہوئے مجھے فرقہ مذکور کے آشرم میں آنے اور بانی سے ملنے کی تحریک کی۔

شہر میں پہنچ کر میں نے جن ہندو یا مسلمانوں سے آشرم کے متعلق کچھ دریافت کیا۔ وہ کچھ نہ کچھ شکایت کرتے ایک ہندو نے تو کراچی کی اوم منڈلی کی مثال بیان کی۔ کئی ایک نے تو یہ بھی کہا۔ کہ خیر خوشی آپ کی۔ لیکن ذرہ ہوشیاری کے ساتھ رہنا۔ کیونکہ جو جاتا ہے۔ وہ وہیں کا ہو رہتا ہے۔ کئی راجے مہاراجے بھی جو گئے وہ وہیں کے ہو رہے۔ اور اپنا سب کچھ آشرم ٹھاکر کے حوالہ کر کے خود تباہ ہو گئے غرض اس قسم کی باتیں سن کر میرا شوق اور بڑھتا گیا۔ اور میں نے ارادہ کر لیا۔ کہ ضرور جانا چاہئے۔ آخر ضروری کاموں سے فراغت پا کر میں ۱۰ فروری ۲ بجے ست سنگ آشرم میں پہونچ گیا۔ آشرم مذکور پٹنہ شہر سے تین میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں میں ہے۔ یہ گاؤں ست سنگ کے نام سے مشہور ہے۔ وہاں میں نے جو کچھ دیکھا۔ اور اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے جس طرح تبلیغ احمدیت کی توفیق بخشی احباب کی آگاہی کے لئے مختصر طور پر قلمبند کرتا ہوں۔

شری شری ٹھاکر انوکل چندر جو اسی گاؤں کے باشندہ ہیں۔ فرقہ ست سنگ کے بانی ہیں۔ اور یہیں ان کا قیام ہے کیونکہ فرقہ مذکورہ کا صدر مقام یہی ہے یہ گاؤں تقریباً تین میل کے رقبہ میں پھیلا ہوا ہے۔ اور سارے گاؤں میں ست سنگی آباد ہیں۔

ست سنگ کے نام ٹرسٹ قائم ہے۔ جو شری شری ٹھاکر کے زیر نگرانی تمام انتظامی امور سرانجام دیتا ہے۔ مختلف ادارے مختلف سیکرٹریوں کے سپرد ہیں۔ جس دوست نے مجھے دعوت دی ان سے ملا انہوں نے سنگ کے سیکرٹری و دیگر عہدہ داروں سے ملایا اور حسب ذیل دفاتر دکھائے۔

(۱) ہومیو دواخانہ۔

(۲) ایلوپیتھی دواخانہ۔

(۳) ست سنگ بکری۔ جہاں روٹی بسکٹ وغیرہ وغیرہ تیار ہوتے ہیں۔

(۴) ست سنگ اسٹوڈیو۔

(۵) ست سنگ انجینرنگ ہاؤس (ہر قسم کے آلات۔ اوزار و سامان عمارت تیار کیا جاتا ہے)

(۶) ڈرامٹک کلب و ہاؤس۔

(۷) ست سنگ فارمیسی وریسرچ ہاؤس و لیبارٹری (مختلف پیٹنٹ دوائیں تیار کی جاتی ہیں)

(۸) دفتر ست سنگ اخبار (ہفتہ وار بنگلہ)

(۹) ست سنگ پبلشنگ ہاؤس۔

(۱۰) ست سنگ کارڈ بورڈ بکس فیکٹری

(۱۱) ست سنگ پریس (جہاں سن رسیدہ بوڑھی بیوہ مستورات کمپوزیٹری کرتی ہیں۔

۱۲۔ گیسٹ ہاؤس (مہمان خانہ) جہاں ہر مذہب و ملت کے مہمانوں کے لئے انتظامات ہیں

۱۳۔ تپوبن (تعلیم گاہ جہاں کھلی جگہ میں تعلیم دی جاتی ہے ۳ سال کا کورس رکھا گیا ہے۔ یہ کورس ختم کر کے میٹرک میں طلبا شریک ہوتے ہیں۔)

شادیوں کے لئے سوئمبر کے طور پر لڑکیوں کی ٹریننگ ہوتی ہے تاکہ اپنے لئے خود شوہر کا انتخاب کر سکیں۔

جھگڑوں کا فیصلہ خود شری شری ٹھاکر کرتے ہیں۔

بت پرستی نہیں ہوتی۔ سوائے ٹھاکر کی تصاویر کے ست سنگی اور کوئی تصویر گھروں میں نہیں رکھتے۔ عبادت صرف یہ ہے کہ روزانہ یا ہفتہ وار اکٹھے ہو کر بھجن گاتے ہیں جن کا بیشتر حصہ ٹھاکر کی مدح و تعریف پر مشتمل ہوتا ہے تمام مذاہب کے بزرگوں اور پیشواؤں کی عزت و احترام کرتے ہیں۔ دوسرے مذاہب کی کتابیں پڑھتے ہیں۔ صلح کل مسلک رکھتے ہیں۔

مندرجہ بالا اداروں کے دیکھنے کے بعد شری شری ٹھاکر سے ملا۔ حجرہ سے باہر عموماً صبح شام بیٹھا کرتے ہیں جہاں ست سنگی مردوں اور عورتوں کا ہجوم ہو جاتا ہے۔ ٹھاکر کے ہر بیان کو نہایت توجہ اور شوق سے سنتے ہیں۔ اور تمام بیانات قلم بند کر لئے جاتے ہیں

شری شری ٹھاکر سے جب میرا تعارف کرایا گیا۔ تو میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سلسلہ احمدیہ کی مختصر تاریخ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے کمالات بیان کئے جو تمام حاضرین نے نہایت توجہ سے سنے اور بہت خوشی کا اظہار کیا۔ ٹھاکر صاحب کے سوالات کے جواب میں نے دیئے۔

سلسلہ گفتگو جاری تھا کہ ایک صاحب مولوی محمد ابراہیم بنگالی کی آمد کی اطلاع ٹھاکر صاحب کو دی گئی ٹھاکر صاحب کی طرف سے ایک کتاب بنگلہ میں "اسلام پر دشنگو" یعنی اسلام کے متعلق کچھ۔ شائع ہو رہی ہے اس کی کاپی اور پروف سنانے کے لئے مولوی صاحب آئے تھے۔ اس میں قرآن مجید کی آیات بھی چونکہ دی گئی ہیں۔ اس لئے مولوی صاحب کے سپرد یہ کام کیا گیا۔ اس کے علاوہ مولوی صاحب ست سنگی تعلیم گاہ میں بھی مدرس کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ رسالہ مذکور سے بالکل غیر متعلق باتیں قرآن مجید کے حوالہ سے مولوی صاحب نے سنائیں۔ اس پر میں نے ان باتوں کی تردید کر دی۔ اور بفضلہ تعالیٰ احمدیت کی روشنی کے ماتحت بیان تمام حاضرین کو سنائے۔ سب نے پسند کئے۔ لیکن مولوی صاحب بہت ناراض ہو گئے۔ آیت خاتم النبیین کا ذکر بھی مولوی صاحب نے کیا۔ ان کی بیان کردہ تشریح کی میں نے تردید کی اور احمدیت کی تشریح سنائی ٹھاکر صاحب اور ان کے تمام پیروان جو حاضر تھے بے حد خوش ہوئے اور احمدیت کی تبلیغ سے بہت متاثر نظر آتے تھے مولوی صاحب سے مخاطب ہو کر ایک معزز ممبر نے کہا مولوی صاحب نے اس بیان سے کہ اب خدا کی طرف سے کوئی مامور نہیں آئے گا بہت شدید چوٹ پہنچتی ہے۔ اور روح کانپ اٹھتی ہے۔ غرضیکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے نہایت اچھا موقع تبلیغ کا عنایت فرمایا فالحمد للہ۔

شری شری ٹھاکر صاحب نے چند حوالے قرآن مجید کے مجھ سے طلب فرمائے اور بہت عاجزی کی کہ ضرور بھیجوں ورنہ کتاب نامکمل رہ جائیگی چونکہ شام ہو چکی تھی اور واپس جانا تھا میں رخصت ہو کر واپس چلا آیا۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ست سنگ کی تمام عمارات کارخانے وغیرہ خود ست سنگیوں نے اپنے ہاتھوں تیار کئے ہیں۔ آشرم سے شہر تک کی پختہ سڑک جو تقریباً ۳ میل لمبی ہے۔ خود انہوں نے بنائی ہے۔

مجھے کلکتہ واپس آنے کے ساتھ ایک خط شری شری ٹھاکر صاحب کا ملا جس میں انہوں نے گذشتہ ملاقات پر بے حد خوشی کا اظہار کیا۔ قرآن کریم کے حوالے طلب کئے اور دوبارہ آنے کی دعوت دی۔

کلکتہ کے ست سنگی بھائیوں سے بھی ملا۔ ابھی انہوں نے کلکتہ میں مرکز قائم کرنے کے لئے ایک نہایت شاندار بلڈنگ خریدنے کا انتظام کیا ہے۔ جو تقریباً ڈھائی لاکھ روپیہ کی قیمت کی ہے لیکن چونکہ مالک مکان بھی ست سنگی ہے ایک لاکھ پچیس ہزار روپیہ پڑ رہا ہے تمام امور طے پا گئے ہیں۔ چھ ماہ کی مدت رکھی گئی ہے اس مدت میں روپے مہیا کئے جائیں گے۔ اس رقم کے مہیا کرنے کے لئے بزور کوشش ہو رہی ہے اور امید ہے کہ وقت مقررہ کے اندر مہیا ہو جائے گی۔ اس کے لئے بنگال و آسام کے تمام ست سنگی مل کر کوشش کر رہے ہیں۔

اس موقع پر کلکتہ کے احمدی احباب کو توجہ دلانا نامناسب نہ ہو گا کہ کلکتہ کی جماعت خدا کے فضل سے بڑی جماعتوں میں شمار ہوتی ہے اور کلکتہ ایک شہر ہے جو صرف بنگال اور آسام میں ہی نہیں۔ بلکہ تمام ہندوستان کے لئے مرکزی حیثیت رکھتا ہے اور پھر ہندوستان ہی نہیں بلکہ برما و دیگر غیر ممالک سے بھی براہ راست تعلق رکھنے والا عظیم الشان شہر ہے ایسے شہر میں جماعت احمدیہ کا اپنا مکان نہ ہونا اور مرکزی دار التبلیغ لائبریری مسجد لیکچر ہال نہ ہونا حد درجہ افسوسناک ہے۔ اب تک کرایہ کی نامکمل جگہوں میں انجمن ہے اور وہ بھی ہر دوسرے تیسرے سال ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا پڑتا ہے۔ سو روپیہ تک ماہوار کرایہ بھرنا پڑتا ہے اگر دوست مستعد ہو جائیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی مدد سے صدر انجمن احمدیہ کا اپنا مکان کلکتہ میں بن سکتا ہے جہاں سے ہم تبلیغی کوششوں کو بہت وسیع کر سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق روایت ہے۔ فرمایا کرتے: "جہاں ہماری جماعت ہو وہاں عبادت الٰہی کے واسطے مسجد ضرور بنا لینی چاہیئے مسجد خانہ خدا ہوتا ہے جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد بن گئی وہاں سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی اگر کوئی ایسا گاؤں یا شہر ہو جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو وہاں ایک مسجد بنا دینی چاہیئے پھر خود خدا مسلمانوں کو کھینچ کر لائیگا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ مسجد مرصع اور پکی عمارت کی ہو بلکہ صرف زمین روک لینی چاہیئے اور مسجد کی حد بندی کر دینی چاہیئے اور بانس وغیرہ کا کوئی چھپر ڈال دو تا بارش اور دھوپ سے بچاؤ ہو خدا تعالیٰ تکلفات کو پسند نہیں کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد چند کھجوروں کی شاخوں سے بنائی گئی تھی اور مدت تک ویسی ہی رہی جماعت کو چاہیئے کہ ہر جگہ اپنی مسجدیں اکٹھے ہو کر با جماعت نماز پڑھیں جماعت اور اتفاق میں بڑی برکت ہے پراگندگی سے پھوٹ پیدا ہوتی ہے (ذکر حبیب ص ۱۹۷ ذکر ۱۹۰)

ایک نہایت مفید بات جو میں نے ست سنگ والوں میں دیکھی وہ یہ ہے کہ وہ نو واردوں کو ٹھاکر صاحب کی تعلیموں سے واقف اور ست سنگیوں کو ہمیشہ ان تعلیموں کو یاد و ذہن نشین کرانے کے لئے ٹھاکر صاحب کی تعلیموں کے انتخابات و ملفوظات مختلف رنگ کی پلیٹوں پر لکھ کر کثرت سے ہر چہار طرف راستوں میں گذرگاہوں میں درختوں کے ساتھ آویزاں کی گئی ہیں۔ ایک شخص آبادی میں داخل ہوتے ہی ان کو دیکھتا اور ان سے متاثر ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ یہ نہایت مفید طریقہ ہے تبلیغ و تعلیم کا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات میں بھی اس بات کی خواہش پائی جاتی ہے۔ کہ مختلف ہدایات تختیوں پر لکھ کر گھروں وغیرہ میں رکھی جائیں۔ (ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام الفضل جلد ۲۷ ۱۴ر فروری ۱۹۳۹ء) غرض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ تبلیغ کے لئے ایک نہایت بہترین میدان ہمیں عنایت فرمایا اور احمدی دوست یہاں سے تبلیغی فائدہ اٹھا کر ثواب حاصل کر سکتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ۔ میں کلکتہ سے ٹھاکر صاحب کے مطالعہ کے لئے ٹیچنگز آف اسلام قرآن مترجم پارہ عم۔ پیغام صلح وغیرہ بھیج چکا ہوں۔ کلکتہ کے ست سنگی بھائیوں کو بھی مطالعہ کے لئے لٹریچر پہنچا چکا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور صداقت کے پرستاروں کو اسلام میں داخل ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ اس موقع پر جماعت احمدیہ بنگال کے احباب و مبلغین سے درخواست ہے کہ وہ اس آشرم کو بھی یاد رکھیں اور تبلیغی دوروں میں وہاں ضرور جائیں۔

خاکسار۔ محمد شمس الدین احمدی از کلکتہ

نمبر ۵۵۸۳ منکہ عبدالرحیم میاں ولد میاں عبدالغنی صاحب عمر ۳۵ سال پیشہ ملازمت قوم ارائیں پیدائشی احمدی ساکن ہوجلہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۳/۱۳۱۹ ۲۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میرا گزارہ ملازمت پر ہے ۔ میری اسوقت ماہوار تنخواہ ماہنہ ۱۳۰ سکہ عثمانیہ ہے ۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں ۔ اور آئندہ اقرار کرتا ہوں کہ میری جس قدر جائیداد منقولہ وغیر منقولہ ثابت ہو ۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ العبد عبدالرحیم میاں ایگریکلچرل اسسٹنٹ آرمور ضلع نظام آباد دکن گواہ شد عبداللہ الہ دین سکندر آباد گواہ شد فاضل الہ دین سکندر آباد

نمبر ۵۵۹۸ منکہ سردار بیگم زوجہ بابو غلام حیدر قوم آوان پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۹ ۱۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ اسوقت میری جائیداد کوئی نہیں ۔ ہر دو صد روپیہ ہے ۔ جو بذمہ خاوند واجب الادا ہے ۔ اس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں پر میں اپنی زندگی میں مبلغ للعہ روپے انشاءاللہ ادا کردوں گی ۔ میری وفات کے بعد اگر اس سے زائد جائیداد ثابت ہو ۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ ۱۱/۱۹ ۱۷ العبدہ سردار بیگم بقلم خود گواہ شد غلام حیدر پوسٹل پنشنر خاوند موصیہ محلہ دارالرحمت قادیان گواہ شد مرزا محمد حسین سکرٹری وصایا محلہ دارالرحمت قادیان

M.E. No-313

قدرت کے رحم پر

بحیرہ روم سے سیدھے دو سو کلو میٹر کے فاصلہ پر صحرائے سحارہ کے کنارہ کے ساتھ رونی کا ضلع واقع ہے ۔ یہاں کے باشندے ایک برساتی ندی کے کناروں پر آباد ہیں ۔ جو اس صحرائی ملک میں ایک گہری کھڈ بنا رہی ہے ۔ اس کھڈ میں سرسبز باغات کا ایک سلسلہ اگا ہوا ہے ۔ لیکن آبادی بہت غریب ہے یہ لوگ بربروں کی اولاد ہیں اور سفید نسل سے تعلق رکھتے ہیں ۔ عربی زبان بولتے ہیں ۔ ہر قبیلہ کے دو گاؤں ہیں ۔ ایک کھڈ کی تہ میں باغات کے قریب ہوتا ہے ۔ جہاں وہ موسم گرما کے ابتدا سے خزاں کے وسط تک رہتے ہیں ۔ اور دوسرا گاؤں سطح مرتفع پر واقع ہوتا ہے ۔ جہاں وہ سردیوں اور بہار میں رہائش رکھتے ہیں ۔

ان کی مفلوک الحالی اور پانی کے قرب کی وجہ سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ یہ خانہ بدوش لوگ ملیریا سے سخت نقصان اٹھاتے ہیں ۔ جون سے لیکر نومبر تک جب کہ پانی کم ہوجاتا ہے ۔ یہ دریا مچھروں کی پیدائش کا بہت بڑا ذریعہ بن جاتا ہے ۔ لیکن جب پانی کثرت سے آجاتا ہے ۔ تو ہر چیز کو بہالے جاتا ہے ۔ اگر یہ بات کثرت سے واقع ہو ۔ تو ملیریا کا خطرہ دور ہوجاتا ہے ۔ اس وجہ سے رونی کے قبائل قدرتی طاقتوں کے رحم پر ہیں ۔ بعض سال ملیریا کی سخت وبا کے ہوتے ہیں ۔ بعض سالوں میں ملیریا کی وبا کا نام ونشان بھی نہیں ہوتا ۔

لیگ آف نیشنز کی ہیلتھ آرگنائزیشن

اور الجیریا کی حکومت کی مالی امداد سے فریرو ۔ انسطین ۔ رادجل ہقول کے دیہاتیوں کا حال میں کونین سے علاج کیا گیا ۔ لوگوں نے اس اقدام پر بڑی مسرت کا اظہار کیا ۔ اور قرب وجوار کے صحرائی دیہات میں کونین کے استعمال کے خوشگوار نتائج کی وجہ سے اس کی شہرت پھیل گئی ۔

لیگ آف نیشنز کے ملیریا کمیشن کی سفارشات کے مطابق ملیریا کے دنوں میں اس مرض سے بچنے کے لئے ۶ گرین کونین روزانہ استعمال کرنی چاہیئے ملیریا کے حملہ کی صورت میں علاج کے طور پر پانچ سے سات دن تک ۱۵ سے بیس گرین کونین روزانہ استعمال کرنی چاہیئے ۔

ملیریا کمیشن نے اپنی رپورٹ کے صفحہ ۱۲۴ (انگریزی ایڈیشن) پر اس امر پر بھی زور دیا ہے ۔ کہ کونین چونکہ بے ضرر چیز ہے ۔ اس لئے مستقل طبی نگرانی کے بغیر ماتحت سٹاف بھی اسے استعمال کرا سکتا ہے ۔ درآں حالیکہ دوسری ادویہ کے متعلق ایسی نگرانی ضروری ہوتی ہے ۔

ضلع رونی کے باشندوں کی حالت ملیریا کے کامل دفعیہ کے بعد بہت حد تک درست ہوجائے گی ۔ اور کونین کی وجہ سے ان کی زندگی اور صحت مچھروں کے رحم پر نہ رہے گی ۔

لنڈن ۱۴ اپریل - آج جرمنی کے کچھ ہوائی جہازوں نے برطانیہ کے دو تجارتی جہازوں کے قافلہ پر ناکام حملہ کیا - اور تین جہاز کھوئے - برلین کے سرکاری اعلان میں یہ تسلیم کر لیا گیا ہے - کہ دس ہوائی جہازوں کو ناروے میں اترنا پڑا - اور ایک کا پتہ نہیں چلا - برطانیہ کے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے - کہ تین یا چار جرمن ہوائی جہازوں کا نقصان ہوا - ان میں سے دو تو نیچے گرائے گئے - اور دو کو ناروے اور ڈنمارک میں اترنا پڑا - جو جہاز ناروے میں اترا - اس کے جہازیوں نے اسے آگ لگا دی - اور ناروے کی گورنمنٹ نے جہازیوں کو نظر بند کر لیا - جرمنی سے چھ جہاز حملہ کرنے کے لئے آئے تھے - یہ حملہ ناروے کے ساحل کے پاس ہوا - جہاں سے دن بھر توپوں کے چلنے کی آواز آتی رہی - جرمنی نے دعویٰ کیا ہے کہ ایک جنگی اور ایک تجارتی جہاز کو نقصان پہنچایا گیا ہے - مگر برطانیہ نے اسے غلط قرار دیا ہے -

لنڈن ۱۴ اپریل - مغربی مورچہ پر آج گشتی دستے سرگرمی دکھاتے رہے - بہت سے جرمن گشتی دستوں کو پسپا کر دیا - اور کئی ایک جرمنوں کو گرفتار کر لیا -

لنڈن ۱۴ اپریل - کل پھر ترکی میں زلزلہ کے جھٹکے محسوس کئے گئے - ابھی تک کوئی مزید خبر نہیں آئی - زلزلہ کی وجہ سے دو دریا کناروں سے اچھل پڑے -

لنڈن ۱۴ اپریل - آسٹریلیا کی حکومت نے اعلان کیا ہے - کہ ممنوعہ مال کی دیکھ بھال کے لئے چوکیاں قائم کر دی جائیں گی - تاکہ اس طرح اتحادیوں کے لئے آسانی پیدا کریں -

دہلی ۱۴ اپریل - آج کل صوبہ سرحد میں ایک سڑک بنائی جا رہی ہے - جو صوبہ سرحد کو بلوچستان سے ملا دے گی - پشاور سے کوئٹہ تک کا راستہ بھی سیدھا ہو جائیگا بلوچستان کے پھل اور میوے آسانی سے ڈیرہ اسمٰعیل خان پہنچائے جائیں گے -

پشاور ۱۴ اپریل - قبائلی لوگوں نے ٹکی مروت پر چھاپا مارا - اور ایک آدمی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کو پکڑ کر لے گئے - اور دو کو مار گئے قبائلی ایک کھیل کے میدان میں گھس آئے - اور وہاں سے تین آدمیوں کو پکڑ لیا - کچھ لوگ ان کے پیچھے دوڑے - اس پر وہ دو آدمیوں کو چھوڑ گئے - مگر ان کو دیکھا گیا - تو معلوم ہوا - کہ ان کو مار ڈالا ہے

لکھنؤ ۱۴ اپریل - آج سویرے مسلم لیگ کا ایک جلسہ ہوا - جس میں آل انڈیا مسلم لیگ کے لاہور والے ریزولیوشن پر روشنی ڈالی گئی - لیگ کے صدر نواب شمس الحق صاحب نے کہا - کہ مسلم لیگ پر یہ اعتراض کیا جاتا تھا - کہ وہ کوئی تعمیری پروگرام نہیں پیش کرتی - اب جب کہ اس نے ہندوستان کو بانٹنے کی سکیم پیش کر کے اس کا جواب دیا ہے - تو اس کے خلاف شور مچایا جا رہا ہے - دوسرے مقررین نے کہا ہم اس سکیم کو ضرور کامیاب کریں گے - خواہ اس کے لئے کس قدر قربانی کیوں نہ کرنی پڑے - اور کتنی مخالفت کا سامنا کیوں نہ ہو -

لکھنؤ ۱۴ اپریل - آج گورنر یوپی نے ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں بتایا ہے کہ لکھنؤ کے شیعہ سنی جھگڑے کو نپٹانے کے لئے گورنمنٹ کو درمیان میں آنے کی ضرورت غالباً پیش نہ آئیگی لیکن اگر کسی فرقہ نے کوئی ایسی بات کی جس سے امن کے خطرہ میں پڑنے کا خوف ہوا - تو گورنمنٹ کو قیام امن کے لئے درمیان میں آنا پڑے گا -

بمبئی ۱۴ اپریل - مزدوروں کی طرف سے یہ بات پیش کی گئی ہے - کہ گرانی کے بھتہ کا سوال کسی ثالث کے سپرد کیا جاتے - مگر کارخانہ دار اس بات کے حق میں نہیں ہیں - کانگریس کمیٹی کا یہ خیال ہے کہ ہڑتال بند کر دی جائے اور پھر اس معاملہ کو طے کر لیا جائے کیونکہ ہڑتال کی وجہ سے مزدوروں کو اس قدر نقصان پہنچ رہا ہے - جسے کارخانہ دار کسی صورت میں بھی پورا نہیں کر سکینگے

مزدوروں کا ایک حصہ کانگریس کی اس تجویز کے حق میں ہے - لیکن باقی لوگ مخالف ہیں -

پشاور ۱۴ اپریل - جنگل کے روز شمالی وزیرستان کی عیدک چوکی پر ایک بم چلا - جس سے ایک خاصہ دار مارا گیا اور دو زخمی ہوئے - معلوم ہوا ہے - کہ قبائلیوں نے عمارت میں بم رکھ کر آگ لگا دی - جب خاصہ دار آگ بجھانے کے لئے دوڑے تو بم پھٹ گیا -

دہلی ۱۴ اپریل - دواؤں کی درآمد ساخت - تقسیم اور فروخت کے متعلق آج سنٹرل اسمبلی میں بل پیش ہوا - جس پر ابتدائی بحث ہوئی - بحث میں حصہ لیتے ہوئے بعض ممبروں نے شکایت کی - کہ اس بل میں یونانی اور آیورویدک دواؤں کو کیوں شامل نہیں کیا گیا -

کلکتہ ۱۴ اپریل - آج بنگال پرنشیل کمیٹی نے دوامی بندوبست کی مخالفت کرنے کا فیصلہ کیا -

لاہور ۱۴ اپریل - خاکساروں کے جھگڑے کی وجہ سے جو افسوسناک حالات پیدا ہو گئے تھے - وہ اصلاح پذیر ہو رہے ہیں - اور سرکاری حلقوں میں ان حالات پر اطمینان کا اظہار کیا جا رہا ہے اگر حالات ایسے ہی رہے تو گورنمنٹ وہ حکم واپس لے لیگی - جو خاکساروں کو خلاف قانون قرار دینے کے متعلق جاری کیا گیا ہے اس کے ساتھ ہی یہ بھی اعلان کیا گیا ہے کہ اگر کسی جگہ خاکسار مظاہرہ کریں - تو عام لوگوں کو ان سے دور رہنا چاہیے کیونکہ ممکن ہے - کہ امن قائم رکھنے کے لئے پولیس کو کوئی کارروائی کرنی پڑے -

لنڈن ۱۴ اپریل - آج مسٹر چیمبرلین نے لنڈن میں ایک تقریر کی مسٹر چیمبرلین بہت خوش نظر آتے تھے - انہوں نے کہا - میں بڑے اطمینان کے ساتھ یہ اعلان کر رہا ہوں - کہ اس نازک موقعہ پر انگلستان کے

تمام طبقے اس پالیسی کو ٹھیک سمجھتے ہیں - جو حکومت نے جنگ کے متعلق اختیار کر رکھی ہے - مگر ہمیں دشمن کو کمزور نہ سمجھنا چاہیئے - مسٹر چیمبرلین نے کہا - ہم جرمنی کی ناکہ بندی کو اور زیادہ مضبوط کر دینا چاہتے ہیں اور ابھی ہم نے اس بارہ میں آخری قدم نہیں اٹھایا -

لنڈن ۱۴ اپریل - سویڈن کے ایک اخبار نے لکھا ہے - کہ روس فن لینڈ پر اب اور دباؤ ڈال رہا ہے - اور نئے مطالبات پیش کر رہا ہے -

لنڈن ۱۴ اپریل - برطانوی کیبنٹ میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں کی گئی ہیں - لارڈ چیٹفیلڈ مستعفی ہو گئے ہیں - سر سموئیل ہور وزیر ہوائی - سر کنگسلے وڈ - لارڈ پریوی سیل لارڈ وولٹن وزارت خوراک مقرر ہوئے ہیں - مسٹر چرچل امیرالبحر ہی رہے - مسٹر ہڈسن وزارت جہاز رانی کے انچارج ہونگے - ۱۴ اپریل کی اطلاع ہے کہ ان تبدیلیوں پر اخبارات نے اظہار خیالات کرتے ہوئے لکھا ہے - ظاہر ہوتا ہے کہ برطانیہ لڑائی میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے انتہائی جدوجہد کرنے کے لئے تیار ہے

لائلپور منڈی ۱۴ اپریل - امریکن کپاس ۲؎ دیسی کپاس ۲۴ گڑ ۱۲، ۱۰ تا ۱۱، ۱۲ نوریا ۱۱

اوکاڑہ ۱۴ اپریل - امریکن کپاس ۲؎ دیسی کپاس ۱۰؎

امرتسر ۱۴ اپریل گندم وڈہ ۳؎ گندم اعلیٰ ۳؎ چنے ۳؎

لنڈن ۱۴ اپریل - ترکی سے جو مال باہر بھیجا جاتا ہے آج اس کے شمار و اعداد شائع کئے گئے - جن سے ظاہر ہوتا ہے - کہ اتحادیوں کو اس بارہ میں بھی خاص کامیابی ہوئی ہے - اس سال جرمنی کو صرف دو فیصدی مال بھیجا گیا - جب پچھلے سال اٹھاون فی صدی تھا - اس کے مقابلہ میں برطانیہ کو جانے والا مال چھ فی صدی کی بجائے ۲۸ فی صدی تک پہنچ گیا

لنڈن ۱۳ اپریل - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ارل آف اتھلون کینیڈا کے گورنر جنرل مقرر ہوئے ہیں

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر - غلام نبی